مہدی کا ظہور

مسلک پرستوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قربِ قیامت میں امام مہدی ظاہر ہوں گے اور وہ تمام برائیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس ایک مسئلے پر تمام مسالک متفق ہیں خواہ بریلوی ہوں یا دیوبندی، شیعہ ہوں یا اہلِ حدیث۔ یہ ان کا شاید واحد و اکلوتا متفقہ و مسلمہ عقیدہ ہے جس کا اظہار یہ لوگ اپنی تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے دفاع میں آج تک کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

''مجددمائۃ حاضرۃ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی'' سے جب پوچھا گیا کہ ''قیامت کب ہوگی، ظہور مہدی کب ہوگا'' تو فرمایا

> ''..... بعض علوم کے ذریعے سے مجھے ایسا خیال گذرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی اسلامی سلطنت باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔'' (1)

''حکیم الامت'' اشرف علی تھانوی نے اپنی ''امت'' کو عقائد کی تعلیم دیتے ہوئے لکھا:

> ''اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدیؑ ظاہر ہونگے اور خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے.....'' (2)

''مسعود بی ایس سی کی جماعت المسلمین پر ایک نظر'' نامی کتاب میں مذکورہ تنظیم پر تنقید کرتے ہوئے اہلحدیث محقق لکھتے ہیں کہ

> ''عیسیٰؑ اور امام مہدی جب آئیں گے تو اسی مذہب اہلحدیث پر ہوں گے۔ کیونکہ یہی اصل اسلام ہے۔'' (صفحہ ۷)

قادیانیوں کے رد میں لکھی جانے والی چار جلدوں کی ضخیم کتاب ''تحفۂ قادیانیت'' میں یوسف لدھیانوی صاحب نے بھی مرزا قادیانی کے دعووں کو غلط ثابت کرتے ہوئے

---

(1) ملفوظات: حصہ اوّل، صفحہ ۱۱۲

(2) بہشتی زیور: حصہ اوّل، باب عقیدوں کا بیان، عقیدہ ۳۸، صفحہ ۳۷ نیز ساتویں حصے کے صفحہ ۴۳ پر قیامت کی نشانیوں اور اس کا کچھ حال بیان کرتے ہوئے تو بلا حوالہ ظہور مہدی کی ایک مفصل کہانی بیان کی گئی ہے۔

The Real Muslims Portal

"ظہور مہدی" پر متعدد مضمون لکھے۔ اپنے ۲۴ر اپریل ۱۹۹۲ء کے کالم میں اس سے متعلق ایک سوال کے جواب میں "امام مہدی" کا آنا حق بتایا اور ستم یہ کیا کہ "فقہ اکبر" نامی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے اس خلافِ قرآن و حدیث عقیدے کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کر دیا حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ یہ ابو مطیع بلخی نے لکھی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے اپنی زندگی میں کوئی کتاب تصنیف ہی نہیں کی۔ ان سے منسوب جو کچھ بھی تحریریں ملتی ہیں وہ ان کے شاگردوں محمد، ابو یوسف، زُفر، حسن، وغیرہ کی تالیفات ہیں۔ ابو حنیفہ رحمہ اللہ قرآن و حدیث پر یقین رکھنے والے ایک موحد مومن تھے اور انہوں نے ایسے کسی بھی باطل عقیدے کی تبلیغ و اشاعت نہیں کی۔ ان کے اندھے مقلد بغیر تحقیق کے اپنے امام پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں !

دراصل ان لوگوں کو اپنے اس باطل عقیدے کی تائید مسند احمد کی اس جھوٹی روایت سے ملتی ہے کہ نبی ﷺ نے مہدی کی خوشخبری سنائی کہ وہ اختلاف کے زمانے میں ظاہر ہو کر عدل و انصاف عام کریں گے، ظلم و ستم ختم کر دیں گے، کوئی محتاج نہ رہے گا، وہ سات، آٹھ یا نو سال رہیں گے اور اس کے بعد کوئی خیر باقی نہ رہے گی۔

ابو داؤد نے اپنی سنن کی تیسری جلد میں "کتاب المھدی" کے تحت گیارہ روایتیں نقل کی ہیں جن میں سے تین روایتیں خلفاء کے قریش میں سے ہونے کے متعلق ہیں۔ چار میں نبی ﷺ کا قول بیان کیا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ اس کو اتنا طویل کر دے گا کہ اس میں ایک شخص مجھ سے یا میرے اہل میں سے اٹھے گا، اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا، اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ تین روایات میں اس کا نام مہدی بتایا جس میں سے ایک میں اتنا اضافہ بھی ہے کہ وہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہو گا۔ دو میں اس کا کوئی نام نہ لیا۔ اور ایک حدیث میں بروایت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا کہ ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث ہو گا، اس کے آگے ایک شخص منصور نامی ہو گا جو آل محمد کو اقتدار دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اقتدار دیا، واجب ہے کہ

The Real Muslims Portal

ہر شخص اس کی مدد کرے اور اس کی بات مانے۔ ایک روایت میں اس کی مدت سات سال بتائی اور دوسری میں نو سال۔ غرضیکہ ساری کی ساری روایات مختلف فیہ ہیں۔ مزید برآں یہ روایات سنداً بھی کمزور ہیں جن کی صحت پر محدثین نے شدید جرح کی ہے۔★

ترمذی نے پہلی جلد میں ابواب الفتن کے تحت ''مہدی'' کے عنوان سے چار روایات نقل کی ہیں جنھیں حسن اور صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ان چاروں روایتوں کی سند بے حد ضعیف ہے اور ان کے راوی مجروح ہیں۔ محدثین کے مطابق ترمذی نے اسی طرح موضوع کی حد تک پہنچی ہوئی روایتوں کو صحیح اور حسن کہدیا ہے کہ وہ حدیث کی صحت کے معاملے میں بہت متساہل اور فراخدل واقع ہوئے تھے۔ ان کے اس تساہل و تسامح کی وجہ سے محدثین ان کی تحسین (یعنی کسی حدیث کو حسن کہنے) پر اعتماد نہیں کرتے۔ تحسین تو الگ رہی، بقول حافظ ذہبی، ترمذی کی تو تصحیح (یعنی کسی حدیث کو صحیح کہنے) پر بھی علماء اعتماد نہیں کرتے۔ نیز فرمایا کہ ترمذی کی تحسین سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔✸

یہ بات قابل غور ہے کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے باب ملتے ہیں۔ خود ترمذی نے بھی اپنی جامع میں ''مہدی'' کے باب کے ساتھ ہی نزول عیسیٰ علیہ السلام کا باب باندھا ہے جس میں وہ روایت نقل کی ہے جو صحیحین اور دیگر کتب احادیث میں بھی پائی جاتی ہے کہ:

> نبی ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب عیسیٰؑ منصف حاکم بن کر نازل ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے، مال و

★ ملاحظہ فرمایئے ''مقدمہ ابن خلدون'': باب سوم، فصل المہدی، صفحہ ۳۰۹۔ اس موضوع پر الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ کی مطبوعہ علامہ تمنا عمادی کی ''انتظار مہدی و مسیح''، عبید اللہ سندھی کی ''عقیدہ نزول مسیح و مہدی''، عبد الرحمٰن کاندھلوی کی ''عقیدہ ظہور مہدی'' وغیرہ بھی کافی مفید ہیں۔ البتہ انہوں نے ظہور مہدی کی وضعی روایات کی بناء پر جہاں اس عقیدے کو باطل قرار دیا ہے وہیں صحیح روایات سے ثابتہ نزول مسیح علیہ السلام کا بھی رد کر دیا ہے، جو کہ صحیح نہیں۔

✸ میزان الاعتدال جلد ۲، صفحہ ۳۵۴ و جلد ۳ صفحہ ۲۰۷

The Real Muslims Portal

دولت کی بہتات ہو گی اور کوئی اسے لینے والا نہ ہو گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ لوگوں کی نگاہ میں دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہو گا۔ ابو ہریرہ ﷺ نے اس کو روایت کرنے کے بعد کہا کہ اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو قرآن کی اس آیت کو پڑھ لو:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۱ (النساء ۱۵۹)

"اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہو گا جو اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دیں گے۔" (1)

یہ بات غور طلب ہے کہ جو کام ان کے زعم میں امام مہدی چند سالوں میں انجام دے دیں گے تو پھر وہی کام کرنے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کیا معنی رکھتا ہے؟ یا پھر جو کام عیسیٰ علیہ السلام انجام دیں گے اس کے کرنے کے لیے کسی مہدی کے ظہور کی کیا حاجت؟ گویا کہ یہ دونوں عقیدے باہم متضاد و متصادم ہیں یعنی ظہورِ مہدی کے ہوتے ہوئے نزول عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے پیش نظر کسی ظہور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ مگر علامہ اقبال صاحب کا فرمانا ہے کہ

دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت ..... ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار

یہاں قارئین کی توجہ ہم اس حدیث کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں جسے ابن ماجہ نے بیان کیا ہے اور جس کی سند میں امام شافعی بھی شامل ہیں، کہ

وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ "اور عیسیٰ ابن مریم کے علاوہ کوئی مہدی نہیں۔" (2)

اب اس واضح اور صریح حدیث کے بعد یہ مسلک پرست ظہور مہدی کے اپنے اس عقیدے پر غور کرنے کی زحمت فرمائیں کہ کیا یہ باطل، بے اصل اور لغو ٹھہرتا ہے یا نہیں؟

---

(1) صحیح بخاری: جلد ۲، کتاب بدء الخلق، احادیث الانبیاء، باب ۳۴۹ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، صفحہ ۳۵۴ / صحیح مسلم: جلد ۱، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، صفحہ ۲۵۵ / ترمذی، جلد ۱، ابواب الفتن، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، صفحہ ۸۴۲

(2) سنن ابن ماجۃ: کتاب الفتن، باب ۲۴ شدۃ الزمان، صفحہ ۴۵۸

The Real Muslims Portal

جاننا چاہیے کہ ظہورِ امام مہدی خالصتاً ایک شیعی عقیدہ ہے۔ ان کے گیارہویں امام حسن عسکری لاولد فوت ہوگئے اور یوں امامت کا ان کا خود ساختہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ مگر اس کو جاری رکھنے کے لیے یہ چال چلی کہ حسن عسکری کی وفات کے بعد ان کی ایک لونڈی کو امام کے حمل کا دعویٰ کیا گیا اور بعد از مرگ پیدا ہونے والے ان کے اس مزعومہ لڑکے کو پوشیدہ رکھا گیا اور اسے بارہواں امام، امام مہدی، امام منتظر یعنی وہ امام قرار دیا گیا جس کا انہیں انتظار تھا۔ لیکن شیعہ مکتب فکر کی ''حق الیقین''، ''جلاء العیون'' مصنفہ ملا باقر مجلسی؛ ''احتجاج طبرسی''، ''الحکومۃ الاسلامیہ'' مصنفہ آیت اللہ خمینی، ''چودہ ستارے'' وغیرہ کتب میں اس لڑکے کے بارے میں بڑی دیومالائی قسم کی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق ''امام قائم آل محمد المہدی المنتظر'' ۲۵۵ھ یا ۲۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کو چھپا کر رکھا جاتا تھا، اس لیے ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ ۲۶۰ھ میں اپنے والد کی وفات سے صرف دس دن پہلے غائب ہوگئے اور وہ تمام چیزیں اور سارا سامان جو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو کر ہر امام کے پاس رہتا تھا مثلاً علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کیا ہوا اصلی اور پورا کامل قرآن جس میں چالیس پارے اور سترہ ہزار آیات تھیں، قدیم آسمانی کتابیں یعنی تورات، زبور، انجیل اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے صحیفے اپنی اصل نازل شدہ شکل میں، مصحف فاطمہ، الجفر، الجامعہ والا بورا، انبیاء سابقین کے معجزات، عصائے موسیٰ علیہ السلام، قمیص آدم علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، غرض سارا سامان لے کر یہ ۴ یا ۵ سال کے صاحبزادے تن تنہا اپنے شہر سُرّ مَنْ رأی (یعنی وہ چھپا دیا گیا، کس نے دیکھا) کے غار میں روپوش ہوگئے۔ قیامت سے پہلے نکل کر آئیں گے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان کی قبروں سے نکالیں گے، زندہ کر کے دنیا بھر کے گناہگاروں کے گناہوں کی سزا میں دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار مار ڈالیں گے اور ہزار بار پھر زندہ کریں گے (معاذ اللہ!) شیعہ مذہب کی کتب میں اس سے بھی زیادہ سخت اور سنگین باتیں لکھی ہوئی ہیں، جن کے خلاف کارروائی کا یہ مسلک پرست پرزور مطالبہ کرتے ہیں مگر کرسیٔ اقتدار کی ہوس میں ان کے ساتھ اتحاد کر لیتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان کے ساتھ باہم شیر و شکر ہو جاتے ہیں، ان سے گلے مل کر تصویریں کھنچواتے ہیں! ان کو ووٹ ڈال کر ان کی حمایت کرتے ہیں!

The Real Muslims Portal

بڑے تعجب کی بات ہے کہ شیعوں کے تقیہ، تبرّا، تحریف قرآن، ماتم، متعہ، وغیرہ کا تو یہ مسلک پرست خوب پرچار کرتے ہیں اور اس پر انہیں کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے تکفیری نعروں سے تو دیواریں کالی نظر آتی ہیں۔ ان کی ایک ذیلی تنظیم کی سپاہ کا تو مشن ہی شیعوں کے خلاف ''جہاد'' ہے اور جن کی پہچان ہی ان کا یہ سلوگن بن گیا ہے کہ ''کافر کافر، شیعہ کافر''۔ مگر افسوس کہ ''کافر'' قرار دیئے جانے والے ان شیعوں ہی کے ایک عقیدے ''ظہور مہدی'' کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں۔ البتہ اس میں یہ فنکاری کی ہے کہ اس ''ظہورِ مہدی'' کے عقیدے میں بھی تفریق کر دی ہے یعنی شیعوں کے امام مہدی الگ اور سُنیوں کے امام مہدی الگ! شیعوں کی مخالفت کی وجہ سے شیعوں کے امام مہدی کا تو انکار کر دیا لیکن سُنیوں کے امام مہدی کو اپنے ایمان کا جزو بنالیا! جون ۱۹۹۴ء میں قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اِس تنظیم کے اُس وقت کے سربراہ نے اعلان کیا کہ

> ''امام مہدی کی شخصیت تمام اہل اسلام کے نزدیک قابل احترام ہے۔ بلاشبہ وہ قرب قیامت میں تشریف لائیں گے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام عملی طور پر نافذ کر کے دنیا کو امن و سکون کا گہوارہ بنادیں گے۔ ان کا اسم گرامی ''محمد'' ان کے والد ماجد کا اسم گرامی ''عبداللہ'' اور والدہ کا اسم مبارک ''آمنہ'' ہوگا۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے۔ میں اس امام مہدی کا احترام اپنا جزوِ ایمان سمجھتا ہوں.....'' (1)

اسی تنظیم کے سرپرست نے اِس موضوع پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی اور اس کے پہلے ہی صفحے پر لکھا:

> ''حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور دنیا میں ان کی آمد کے بارے میں مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں ان کی پیدائش ہوگی۔ وہ اپنے اور والدین کے نام میں آنحضرت ﷺ کے مشابہ ہوں گے۔ ان کا ظہور خانہ کعبہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ہوگا۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی ساٹھ سے زائد علامات احادیث میں موجود ہیں۔ ان کے ظہور کے سات سال بعد عیسیٰؑ کا نزول ہوگا۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ بھی متفقہ اور اجماعی ہے۔'' (2)

---

(1) حضرت امام مہدی: صفحہ ۱

(2) حضرت امام مہدی: صفحہ ۱۵

The Real Muslims Portal

مسلک پرستوں کے ان اقوال کی بدولت آج امت کسی مہدی کے ظہور کی منتظر ہے! کراچی میں نیٹی جیٹی* کے پل پر بھی ایک مجمع ان کا انتظار کرتا ہے، گویا وہ سمندر سے ظاہر ہونگے!! ۱۴ ار شعبان کی رات میں یہاں ایک اژدہام ہوتا ہے جو ''امام مہدی منتظر'' کے نام اپنی حاجتیں ایک پرچی پر لکھ کر آٹے میں دبا کر اس پل سے نیچے سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔

ان کے اس باطل عقیدے کی وجہ سے اکثر و بیشتر دھوکہ باز لوگ خود کو مہدی ظاہر کر کے اپنا ایک حلقہ بنالیتے ہیں اور لوگوں کا مال وایمان لوٹتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جبکہ کسی جاہ پرست شخص نے حکومت حاصل کرنے کے لیے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے چیلوں کے ساتھ حکومت کے خلاف بغاوت کی۔ مغل بادشاہ اکبر کے زمانے میں مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے والے محمد جونپوری کے معتقد آج بھی موجود ہیں جو'' مہدویہ رابطہ کمیٹی پاکستان'' کے نام سے سندھ کے علاقوں شہداد پور، حیدرآباد وغیرہ میں اپنی تحریک چلارہے ہیں۔ ان کی ترقی یافتہ شکل بلوچستان کا ذکری فرقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ مہدی رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والا یہ ذکری فرقہ جس کے عقائد و اعمال دینِ اسلام کے یکسر خلاف ہیں، اسی تصورِ مہدی کی پیداوار ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے سابق ذکری داعی عبدالحق بلوچ کی تصنیف ''ذکری مسئلہ'' مطبوعہ دارالحدیث، تربت، بلوچستان۔ مرزا غلام قادیانی نے بھی اسی باطل عقیدے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا جو ترقی کر کے پھر مسیح موعود اور پھر دعوائے نبوت میں تبدیل ہوگیا۔ آج بھی کراچی میں رنچھوڑ لائن کے علاقے میں بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل مولوی عتیق الرحمٰن گیلانی نام کے ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے (جس کی تشہیر و تبلیغ ''ضرب حق'' نامی اخبار کے ذریعے کی جاتی ہے)، اور گوہر شاہی صاحب کی گوہر افشانیوں سے کون واقف نہیں جو مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے اگلی منزل کی طرف گامزن تھے۔ لیکن اپنے منصوبوں کی تکمیل سے پہلے ہی وہ بہت سی حسرتیں دل میں لے کر اس جہانِ ناپائیدار سے اپنے ''ابدی مقام'' کی طرف کوچ کر گئے اور ان کے اندھے عقیدت منداب بھی ان ناتمام حسرتوں کی تکمیل میں مصروف عمل ہیں۔ ''واحسرتا''

★ یہ اصل میں نےٹو جیٹی (Native Jetty) ہے جو غلط العام سے نیٹی جیٹی بن گیا۔

The Real Muslims Portal

یہاں اس بات کا ذکر بھی اہمیت سے خالی نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہ ظاہر ہو جائیں، ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" (1)

اگرچہ مہدی ہونے کا دعویٰ نبوت کا دعویٰ تو نہیں، لیکن یہ اس کا پیش خیمہ ضرور ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، مرزا غلام قادیانی نے نبوت کے دعوے سے پہلے مہدی ہونے کا ہی دعویٰ کیا تھا۔ مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمے میں ایسے ہی جھوٹے مدعیان سے متعلق نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ:

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ

"آخری زمانے میں ایسے دجال اور جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تم ان سے بچ کر رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔" (2)

کتابِ ہٰذا کے اس باب کے ردّ میں مُلّا تونسوی نے تو اپنے اکابرین کے دفاع کی کوئی سعی نہیں کی البتہ مُلّا مجیب نے بلا ضرورت صفحے کالے کیے ہیں۔ ظہور مہدی کے شیعی عقیدے کی تائید کرنے کے لیے انہوں نے ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ کی روایات کو بنیاد بنایا ہے جن کے لیے مؤرخ ابن خلدون کا کہنا ہے کہ ساری کی ساری ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔ مُلّا موصوف

(1) صحیح بخاری: جلد ۲، کتاب المناقب، باب ۳۸۷ علامات النبوة فی الاسلام، صفحہ ۴۰۶
(2) مقدمہ صحیح مسلم: باب النہی عن الروایة عن الضعفا والاحتیاط فی تحملها، صفحہ ۳۰

The Real Muslims Portal

نے یہ حوالہ دینے پر راقم کی گرفت کی ہے کہ ”ترمذی محدث عظیم اور فن حدیث وعلل و اسماء رجال کے ماہر وامام تھے“ اور علامہ ابن خلدون ان کے دامن گرفتہ تھے تو محض ان کے کہنے سے ترمذی کی روایات پر اعتراض کی کیا حقیقت ہے! قارئین! پیچھے دیکھا جاسکتا ہے کہ ترمذی کے تساہل پر اعتراض اور ان کی تحسین و تصحیح پر جرح ہم نے نہیں کی بلکہ حافظ ذہبی جیسے محدثین نے کی ہے۔ مگر موصوف نے اس کو درخور اعتنا نہیں سمجھا اور مہدی کی روایات کو متواتر قرار دے دیا اور اس کے لیے انہیں دلیل فراہم کرنے والے وہی سیوطی صاحب وغیرہ ہیں جن کی دین اسلام پر پہلے ہی بہت ”مہربانیاں“ ہیں۔ یہ البتہ ان لوگوں کی زیادتی ہے کہ ان مزعومہ ”متواتر“ روایات میں ترمذی کی تین، ابوداؤد کی نو اور ابن ماجہ کی سات روایات میں بخاری کی ایک اور مسلم کی وہ دو روایات بھی زبردستی شامل کرلیں جن میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے موقع پر آپ علیہ السلام کا مسلمانوں کے امیر کی اقتداء میں صلوٰۃ ادا کرنا بیان ہوا ہے۔ مذکورہ روایات میں مسلمانوں کے امیر کا ذکر ہے جسے سیوطی وغیرہ صاحبان نے ”امام مہدی“ بنادیا! بریلویوں، دیوبندیوں کی کتابیں پڑھ کر اندازہ ہوا کہ سیوطی، قاضی عیاض، ملّا علی قاری وغیرہ جیسے لوگوں کو یہ ملکہ حاصل تھا کہ اپنے باطل استدلال کی تائید کے لیے روایات کا رُخ جدھر چاہتے موڑ لیتے اور پھر اُن روایات سے جو چاہتے ثابت کر دکھاتے تھے! اسی وجہ سے ان لوگوں کی تصنیفات محدثین نے لائق استناد نہ سمجھیں۔ یہ بات سمجھ سے بالا ہے کہ ہر باطل موضوع کو ثابت کرنے والی روایات حدِ تواتر کو کس طرح پہنچ جاتی ہیں؟ اصولِ حدیث میں تو یہ پڑھایا جاتا ہے کہ اوثق راوی کے خلاف اگر کم ثقہ راوی کوئی روایت پیش کرے گا تو وہ روایت شاذ روایت کہلائے گی اور اگر ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت میں کوئی روایت لائے گا تو وہ منکر روایت کہلائے گی جو ضعیف روایات کی ہی قسمیں ہیں اور اوثق اور ثقہ راوی کی روایات کو بہر حال ترجیح حاصل ہوگی۔ مگر یہ لوگ بخاری و مسلم کی صحیح روایات پر تیسرے چوتھے طبقے کی روایات کو ترجیح دیتے ہیں! حد یہ ہے کہ مذکورہ روایات کے راویوں کو بخاری و مسلم کا راوی بتاکر ان روایات کو درست قرار دیتے ہیں۔ اگر ان روایات میں بخاری و مسلم کا کوئی راوی موجود ہو تو بھی یہ ان کے صحیح ہونے کی

The Real Muslims Portal

دلیل نہیں کیونکہ ان میں دوسرے بہت سے ضعیف اور شیعہ راوی شامل ہیں اور ظہورِ مہدی ایک شیعی عقیدہ ہے۔ ہمارے کتابچے ''ایمان خالص - قسط دوم'' میں ابن حجر کی اصول حدیث کی کتاب نخبۃ الفکر (صفحہ ۴۷) سے امام بخاری کا یہ اصول نقل کیا گیا ہے کہ ایسا راوی جو حدیث میں اپنے فاسد عقیدے کی تائید میں روایت لائے تو اس کی یہ روایت رد کر دی جائے گی اور صحیح مذہب برقرار رکھا جائے گا۔

اب ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ کی مذکورہ روایتوں کی حیثیت دیکھیے:

ترمذی کی پہلی روایت جسے انہوں نے حسن صحیح کہا ہے، اس میں عاصم بن بہدلہ ہے جس کے لیے محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ ہے مگر (روایت حدیث میں) بہت غلطیاں کرتا ہے۔ یہی روایت سنن ابی داؤد میں بھی ہے۔ ترمذی کی دوسری روایت میں بھی جسے انہوں نے پہلی کی طرح حسن صحیح کہا ہے، عاصم بن بہدلہ ہے اور یہ روایت بھی سنن ابو داؤد میں موجود ہے۔ ترمذی کی تیسری روایت جس کی انہوں نے تحسین کی ہے، اس میں زید العمی ہے جس کے لیے یحیٰی بن معین کہتے ہیں کہ ضعیف ہے، علی بن مدینی بھی ضعیف کہتے ہیں، ابو داؤد کہتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں۔ اس روایت میں ابو الصدیق الناجی بھی ہے جس کے لیے محمد بن سعد کہتے ہیں کہ اس کی روایات میں کلام کیا جاتا ہے اور انہیں منکر ٹھہرایا جاتا ہے۔

سنن ابی داؤد کی مذکورہ روایات میں سے پہلی میں تو کسی مہدی کا کوئی تذکرہ نہیں، قریش سے خلفائ کا ہونا بیان ہوا ہے۔ دوسری روایت میں الاسود بن سعید الھمدانی ہے جسے ابن القطان نے مجہول الحال کہا ہے۔ تیسری روایت میں ابو بکر بن عیاش بن سالم ہے جسے احمد بن حنبل نے اکثر خطاء کرنے والا، العجلی نے روایت میں بعض غلطیاں کرنے والا اور الساجی نے وہم کرنے والا بتایا ہے۔ اس کی دوسری سند میں عبید اللہ بن موسیٰ ہے جسے محمد بن سعد شیعہ بتاتے ہیں؛ فطر بن خلیفہ ہے جسے العجلی قدرے شیعہ بتاتے ہیں اور عاصم بن بدہلہ جسے محمد بن سعد کثیر الخطاء کہتے ہیں۔ چوتھی روایت میں فطر بن خلیفہ شیعہ راوی ہے۔ پانچویں میں عبد اللہ بن جعفر الرقی ہے جس میں نسائی کے مطابق تغیر پیدا ہو گیا تھا اور ابن

The Real Muslims Portal

حبان کے مطابق روایات میں اس کا اختلاط فحش تو نہ ہوتا لیکن اکثر مخالف ہوتا۔ اس میں علی بن نفیل بھی ہے جس کے لیے امام عقیلی کا کہنا تھا کہ مہدی سے متعلق اس کی مروی حدیث کی کوئی متابعت نہیں کرتا اور نہ ہی وہ روایات پہچانی جاتی ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔ چھٹی روایت میں سہل بن تمام ہے جس کے لیے ابن حبان کا کہنا تھا کہ خطاء کرتا تھا؛ ابوزرعہ رازی کہتے کہ کذاب تو نہ تھا لیکن وہمی تھا۔ اس کی سند میں عمران بن داؤد القطان بھی ہے جس کے لیے بخاری کہتے کہ وہم کرتا ہے؛ ابونضرہ منذر بن مالک بھی ہے جسے ابن حبان خاطی بتاتے تھے۔ ساتویں روایت میں معاذ بن ہشام ہے جس کے لیے یحیٰی بن معین کا کہنا تھا کہ وہ حجت نہیں ہے؛ ابن عدی کہتے کہ اکثر غلطی کرتا ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ بھی ہے جسے امام العجلی قدری بتاتے تھے۔ صالح ابی الخلیل بھی ہے جس کے لیے ابن عبدالبر کہتے کہ اس (کی روایت) کو حجت نہیں بنایا جائے گا۔ اس کے استاد راوی کے لیے ایک مبہم اسم "صاحب" استعمال ہوا جس کے بارے میں نہیں معلوم کہ کون تھا۔ اس کی دوسری سند میں البتہ عبداللہ بن الحارث کا نام آیا ہے مگر اس میں پہلی سند کے خلاف مہدی کے قیام کی مدت سات کے بجائے نو سال بتائی گئی ہے۔ اس کی ایک اور سند میں عبدالصمد ہے جسے ابن قانع خاطی کہتے؛ ھمام ہے جسے محمد بن سعد اکثر غلطی کرنے والا کہتے؛ ابوالعوام ہے جسے بخاری وہمی بتلاتے۔ نویں روایت میں ہارون بن المغیرہ ہے جس کے لیے ابوداود کہتے کہ شیعوں میں سے ہے؛ ذہبی بھی کہتے اس میں شیعیت ہے، ابن حبان کہتے کہ اکثر خطاء کرتا ہے؛ سلیمانی بتاتے کہ فیہ نظر یعنی اس میں کچھ سقم نظر آتا ہے۔ عمرو بن ابی قیس ہے جس کے لیے ابوداؤد کہتے کہ اس کی حدیث میں خطاء پائی جاتی ہے؛ عثمان بن ابی شیبہ کہتے کہ حدیث کے معاملے میں تھوڑا وہم ہو جاتا تھا؛ ذہبی بھی اسے وہمی بتاتے تھے۔ ابواسحاق عمرو بن عبداللہ ہے جسے ابن حبان مدلس بتاتے؛ مطرف بن طریف ہے جس کے لیے عثمان بن ابی شیبہ کہتے کہ ثابت نہیں ہے؛ ابوالحسن ہے جو مجہول ہے؛ ہلال بن عمرو ہے جسے ذہبی مجہول ٹھہراتے۔

The Real Muslims Portal

ابن ماجہ کی سات روایات میں سے پہلی میں معاویہ بن ہشام ہے جس کے لیے الساجی بتاتے کہ وہم کرتا ہے؛ ابن حبان بتاتے کہ اکثر خطاء کرتا ہے۔ یزید بن زیاد ہے جس کے لیے احمد بن حنبل کے نزدیک اس کی احادیث کی کوئی حیثیت نہیں؛ یحییٰ بن معین کہتے کہ قوی نہیں؛ ابوزرعہ رازی کہتے کہ لین یعنی ڈھیلا آدمی ہے، اس کی حدیث لکھی جائے پر اسے حجت نہ بنایا جائے؛ ابوحاتم الرازی کہتے قوی نہیں ہے؛ ابن عدی کہتے کہ اس کی حدیث کو ضعیف بتا کر لکھا جائے۔ دوسری روایت میں محمد بن مروان العقیلی ہے جس احمد بن حنبل ضعیف کہتے؛ ابوزرعہ رازی کہتے کہ وہ کچھ بھی نہیں؛ زید العمی بھی ہے جس کے لیے یحییٰ بن معین کی جرح گزر چکی ہے کہ اسے ضعیف کہتے، علی بن مدینی بھی ضعیف کہتے اور ابوداؤد بے حیثیت قرار دیتے۔ اس کی سند میں ابوالصدیق الناجی بھی ہے جس کے لیے محمد بن سعد کی جرح اوپر گزر چکی ہے کہ اس کی مرویات میں کلام کیا جاتا اور آگے روایت کرنے سے انکار کر دیا جاتا۔ تیسری روایت میں عبد الرزاق ہے جسے ابن حبان خطا کاروں میں سے کہتے۔ چوتھی روایت میں یاسین بن شیبان ہے جس کے لیے بخاری کہتے کہ فیہ نظر یعنی اس میں کچھ سقم نظر آتا ہے؛ ذہبی اس کو ضعیف بتاتے تھے۔ پانچویں روایت وہی علی بن نفیل والی ہے جسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی جرح اوپر گزر چکی ہے۔ چھٹی روایت میں حدیہ بن عبد الوہاب ہے جسے ابن حبان اکثر غلطی کرنے والا بتاتے؛ سعد بن عبد الحمید ہے جس کے لیے ابن حبان کا کہنا تھا کہ منکر روایات بیان کرتا ہے؛ علی بن زیاد الیمامی ہے جسے بخاری منکر الحدیث اور بے حیثیت بتاتے جبکہ عقیلی اس کی تضعیف کرتے؛ عکرمہ بن عمار ہے جسے ابوحاتم الرازی اپنی حدیث میں اکثر وہم کرنے والا بتاتے۔ ساتویں روایت میں حرملہ بن یحییٰ المصری ہے جس کے لیے ابوحاتم الرازی کا کہنا تھا کہ اس کو حجت نہ بنایا جائے۔ عبد اللہ بن لہیعہ بن عقبہ ہے جس کی حدیث کو احمد بن حنبل حجت نہیں کہتے تھے؛ یحییٰ بن معین اس کی ساری حدیثوں کو بے حیثیت بتاتے تھے؛ عمرو بن الفلاس ضعیف الحدیث قرار دیتے اور بتاتے کہ میں نے اس کی مرویات کی کتابوں کو جلا دیا۔ ابوزرعہ عمرو بن جابر الحضرمی ہے جسے ابن البرقی اس کی شیعیت کے سبب ضعیف قرار دیتے؛ احمد بن

The Real Muslims Portal

حنبل کہتے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، جابر سے منکر روایات نقل کرتا ہے؛ جوزجانی کہتے کہ یہ جہالت وحماقت کی وجہ سے غیر ثقہ ہے؛ نسائی بھی اسے ثقہ نہیں ٹھہراتے۔

اتنی کثیر جروح کی روشنی میں قارئین کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ابن خلدون نے غلط نہیں کہا کہ مہدی کی روایتیں مجروح، متکلم فیہ اور ناقابل قبول ہیں؛ اور اس کی تحقیق پر اعتماد کر کے ہم نے بھی کوئی غلطی نہیں کی۔ سطور بالا کی رو سے ہمارا موقف ہے کہ ظہور مہدی کا عقیدہ شیعوں کا عقیدہ ہے اور قرآن و صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ مُلّا مجیب نے ہم پر اعتراض کیا ہے کہ اس عقیدے کو خلافِ قرآن وحدیث قرار دیتے ہوئے ہم نے کسی آیت اور حدیث کا حوالہ نہیں دیا۔ ہم نے اس باب کے شروع میں عرض کر دیا تھا کہ یہ عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متوازی قائم کیا گیا ہے اس لیے نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ اور سورۃ الزخرف کی آیت ۶۱ کے خلاف ہے اور ان متعدد احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن میں قرب قیامت نزول عیسیٰ علیہ السلام کا بیان آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلک پرستی سے بچنے اور قرآن وحدیث کی پیروی کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

The Real Muslims Portal